بزرگوں کا کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے (جنید بغدادیؒ)

ملفوظاتِ مشائخِ مارہرہ

(مع اضافہ)

خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف

مبلغِ اسلام جانشینِ خلیل العلماء والاولیاء محامد العلماء والمشائخ فخرِ رضویت

مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد و خلیفہ مجاز خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ انڈیا

ملفوظاتِ مشائخِ مارہرہ

از: ابو حماد مفتی احمد میاںؒ برکاتی مدظلہ

زاویہ

Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan.

voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email : zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

بزرگوں کا کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔(جنید بغدادی)

ملفوظات مشائخ مارہرہ

(مع اضافہ)

از:

مبلغ اسلام، جانشین خلیل العلماء والاولیاءؒ،

محامد العلماء و المشائخ ، فخر رضویت ،

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ

مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد، خلیفہ مجاز خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ، انڈیا

ناشر: زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ، لاہور

بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، شارع مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد

نام کتاب: ملفوظات مشائخ مارہرہ

عنوان: مشائخ سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے اقوال زریں

مرتب: ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ

کتابت خوانی: پیرزادہ علامہ محمد جوادرضا برکاتی الشامی

طبع باراول: مارچ ۱۹۸۷ء

طبع بارسوم مع اضافہ: ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ/جنوری ۲۰۱۷ء

محرک: الحاج محمد عمر قادری برکاتی علیہ الرحمہ

مؤید: احباب سلسلہ برکاتیہ

فرمائش: محترمہ اُم حسان برکاتیہ

کمپوزنگ: برکاتی کمپوزنگ، حیدرآباد

زیراہتمام: نجابت علی تارڑ

ناشر: زاویہ پبلشرز لاہور

بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دارالعلوم احسن البرکات،
شارع مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد

+92-22-2780547,+92-312-2780547

قاضی بنائے، آپ نے انکار فرمایا۔ یزید بن ہبیرہ نے قسم کھائی کہ اگر آپ نے اس عہدہ کو قبول نہ کیا تو آپ کو تازیانوں کی سزا کے ساتھ قید میں ڈلوادوں گا۔ اور آپ نے بقسم فرمایا کہ میں ہرگز قبول نہ کروں گا۔ سلطان سے جو ایذا اور بے حرمتی بن پڑے اگرچہ وہ قتل ہو کر گزرے، کہ دنیا کی ایذا و تکلیف آخرت کی آہنی گرزوں کے صدموں سے کہیں آسان۔ کسی نے یہ خبر یزید بن ہبیرہ کو پہنچائی ۔ یزید نے کہا کہ ان کا یہ مقدور کہ ہم جیسوں کی بات کو ٹھکرادیں اور اس نے آپ کو طلب کیا اور اپنی قسم کو دوہرایا۔ امام اعظم نے یہاں بھی اس سے انکار کردیا۔ اس پر یزید نے آپ کو بیس تازیانے سر مبارک پر مارنے کی سزادی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے سلطان اس وقت کو بھی یاد کر جب تو احکم الحاکمین کے روبرو مجھ سے زیادہ بے بسی کے مقام پر ہوگا۔ اور ان ظلموں کا کوئی جواب تجھ سے نہ بن پڑے گا۔ ابن ہبیرہ نے اپنی ندامت مٹانے کیلئے جلاد کو اشارہ کیا کہ انہیں قید کرلے۔ چنانچہ آپ نے رات وہیں گزاری صبح جب دیکھا گیا تو آپ کا تمام سر اور چہرہ تازیانوں کی وجہ سے سوجا ہوا تھا۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ ابوجعفر منصور نے آپ کو عہدۂ قضا قبول کرنے کی تکلیف دی لیکن آپ نے قبول نہ فرمائی۔ جعفر نے مجبور کیا، کہا کہ اگر آپ قضا قبول نہیں فرماتے تو شربت کا یہ گلاس پی لیجئے۔ آپ نے وہ زہر آلود شربت پی لیا اور جنت کو سدھارے لیکن اس عہدہ کو قبول نہیں کیا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ منصور نے آپ کو عہدہ قضا پیش کیا لیکن آپ نے قبول نہ کیا، ایک دوسرے نے باہم قسمیں کھائیں۔ آخر الامر منصور نے آپ کو قید کرلیا اور اسی حالت میں آپ نے انتقال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

احتیاط:

ظالم امراء کے ساتھ آپ نے کبھی اٹھنا، بیٹھنا گوارا نہ کیا بلکہ ایسے لاپرواہ امیروں کی کوئی چیز، قلیل ہو یا کثیر، آپ نے قبول نہ فرمائی۔ یہاں تک مروی ہے کہ ابوجعفر منصور نے حسن بن قحطبہ کی معرفت کچھ دراہم آپ کی خدمت میں بھیجے، ان کو فوراً واپس نہ کیا جاسکا تو آپ نے وہ دراہم اپنے صاحبزادے حماد کے حوالے کئے اور وصیت فرمائی کہ جب میرا

انتقال ہوجائے اور دفن سے لوگ فارغ ہوجائیں تو یہ درہم حسن بن قحطبہ کو واپس کردینا۔ حماد نے ایسا ہی کیا تو حسن بن قحطبہ نے کہا کہ اللہ تمہارے والد پر رحمت کرے کہ اپنے دین میں بڑے سخت تھے۔

احتیاط کا یہ عالم تھا کہ جب آپ قرض کی وصولیابی کیلئے قرضداروں کی جانب نکلتے تو کسی قرضدار کی دیوار کا سایہ نہ لیتے مبادا کہ اس کا شمار سود میں ہو۔ چنانچہ یزید بن ہارون سے مروی ہے کہ میں نے ایک روز آپ کو دھوپ میں کھڑا ہوا دیکھا۔ مجھے یہ اچھا معلوم نہ ہوا کہ آپ دھوپ میں کیوں کھڑے ہیں اور سایہ میں کیوں تشریف نہیں لے جاتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا اس صاحب مکان پر کچھ قرض ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ سایہ میں بیٹھنا کہیں سود نہ ہوجائے۔

ایک مرتبہ آپ کا وکیل بالبیع آپ کا مال فروخت کرکے آپ کے پاس روپیہ لایا۔ اسی روپیہ میں ایک ایسے تھان کا روپیہ بھی ملا تھا جس تھان میں کچھ عیب تھا اور اس عیب کو ظاہر کیے بغیر اسے فروخت کردیا گیا تھا، آپ نے سب صدقہ کردیا۔ چنانچہ مروی ہے کہ حفص بن عبدالرحمن تجارت میں آپ کے شریک تھے۔ آپ نے ان کو مال دے کر فروخت کرنے کیلئے بھیجا اور فرمایا کہ فلاں تھان میں یہ عیب ہے اس کو ظاہر کیے بغیر کسی شخص کو مت بیچنا۔ حفص بن عبدالرحمن کو اس کا کچھ خیال نہ رہا اور تھان کو بغیر بیان عیب فروخت کردیا اور مال بیچ کر آپ کی خدمت میں آئے اور مال تجارت جس کا منافع پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) درہم تھا لاکر سامنے رکھا تو آپ نے دریافت کیا کہ اس تھان کا عیب مشتری (خریدار) کو بتلادیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس وقت کچھ خیال نہ رہا۔ آپ نے اپنے حصے کا رأس المال اور اس کا تمام منافع خدا کی راہ میں صدقہ کردیا اور آئندہ کیلئے اُن سے شرکت ختم کردی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اسی طرح ایک مرتبہ جبکہ کوفہ میں ایک بکری کھوگئی تو آپ نے بکری کا گوشت کھانا چھوڑ دیا اور سات سال تک کہ بکری کی عمر غالباً اتنی ہی ہوتی ہے محض اس خیال سے گوشت نہ کھایا کہ شاید اسی گم شدہ بکری کا گوشت ہو۔ یہ حضرت امام اعظم کا غایت تقویٰ اور انتہائی